Regd S No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

روزنامہ المصلح

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا اخبار

فی پرچہ ۲، ماہانہ ۳

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۵ | ۱۷ شہادت ۱۳۳۲ ہش | ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۷

ایران میں شاہی محل اور ڈاکٹر مصدق کی قیامگاہ پر فوج متعین کر دی گئی

وزیر اعظم کے حامیوں کی طرف سے مظاہروں کا سلسلہ آج بھی جاری رہا

تہران ۱۶ اپریل۔ شہنشاہ ایران کی آئینی حیثیت متعین کرنے کے سلسلے میں ڈاکٹر مصدق کے حامیوں کی طرف سے مظاہروں کا سلسلہ آج بھی جاری رہا۔ مظاہرین نے پارلیمنٹ کا رخ بھی کیا۔ لیکن جلدی ہی کوئی خاص ہنگامہ کئے بغیر وہ منتشر ہو گئے۔ شہر میں فوج اور پولیس برابر گشت کر رہی ہے۔ ادھر شاہی محل اور ڈاکٹر مصدق کی قیامگاہ پر فوجی پہرا لگا دیا گیا ہے تاکہ مظاہرین ادھر کوئی گڑبڑ نہ مچا سکیں۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۶ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

ارجنٹائن کے دارالحکومت میں وسیع پیمانے پر فساد ۶ آدمی ہلاک اور ۹۲ زخمی ہوئے

صدر حکومت کی تقریر میں بم پھٹنے سے گڑبڑ پھیل گئی۔ مخالف پارٹیوں کے دفاتر نذر آتش کر دیئے گئے

بیونس آئرز ۱۶ اپریل۔ ارجنٹائن کے صدر حکومت پیرون آج یہاں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے کہ اچانک یکے بعد دیگرے دو بم پھٹنے کی آواز آئی جس کی وجہ سے جلسہ تھوڑی دیر کے لئے درہم برہم ہو گیا۔ اس واقعہ کے بعد شہر میں وسیع پیمانے پر بلوے پھوٹ پڑے جنمیں سرکاری اعلان کے مطابق ۶ آدمی ہلاک اور ۹۲ زخمی ہوئے۔ صدر پیرون کے حامی بڑے بڑے جلوسوں کی شکل میں تمام دن شہر میں گشت لگاتے رہے۔ انہوں نے مخالف پارٹیوں کے صدر دفتروں کو آگ لگا دی۔ جو لوگ دفتر میں مقیم تھے انہیں ٹھوکریں مار مار کر باہر نکال دیا۔ اندازہ ہے اکیس عمارتیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ بلوائیوں نے پانی کی لائنیں منقطع کر دی تھیں۔ تاکہ آگ بجھانے والے انجن موقعہ پر پہنچ کر آگ پر قابو نہ پا سکیں۔

یہ جلسہ کنفیڈریشن آف لیبر کی طرف سے منعقد کیا گیا تھا۔ بم پھٹنے کے بعد صدر حکومت نے اعلان کیا کہ میں اب تک اپنے مخالفین کے ساتھ نرمی کا سلوک کرتا رہا ہوں۔ لیکن یہ لوگ میری حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے سازشوں سے باز نہیں آتے۔ اب انہیں انتہائی سختی کے ساتھ دبا دیا جائے گا۔ پچھلے دنوں ارجنٹائن کی حکومت نے افراط زر سے پیدا شدہ صورت حال پر قابو پانے کے لئے قیمتوں پر کنٹرول کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اس اقدام کے خلاف احتجاج کے طور پر حکومت کے پانچ وزیر مستعفی ہو گئے تھے۔ اس کے بعد سے ارجنٹائن میں سیاسی کشیدگی چلی آرہی تھی۔

خفیہ تحریک کچل دی گئی

جاکرتہ ۱۶ اپریل۔ حفاظتی فوج کی مدد سے مشرقی جاوا میں ایک خفیہ تحریک کچل دی گئی ہے۔ اس کا مقصد متوازی حکومت قائم کرنا تھا۔ تحریک کے تمام لیڈر جنمیں بعض سابق فوجی بھی شامل ہیں گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

بھارت کینیا کے معاملات میں مداخلت کر رہا ہے

کینیا کے یورپی باشندوں کا الزام

نیروبی ۱۶ اپریل۔ یورپین باشندوں کے ایک تنظیمی ادارے "یورپین الیکٹرز یونین آرگنائزیشن" نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اور بھارتی حکومت پر کینیا کے معاملات میں دخل اندازی کا الزام لگایا ہے۔ ادارہ مذکور کی مجلس عاملہ نے کل اپنے ایک اجلاس میں اس امر پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ کہ بعض واقعات سے اس شبہ کو کافی تقویت پہنچتی ہے۔ کہ بھارتی حکومت کینیا کے معاملات میں مداخلت کر رہی ہے۔ ایک قرارداد بھی منظور کی گئی۔ جس میں دیوان چمن لال کی سرگرمیوں کو قابل اعتراض ٹھہرایا گیا۔

مہتر چترال کی طرف سے شکریہ کا اظہار

پشاور ۱۶ اپریل۔ مہتر چترال پرنس سیف الرحمن نے جو حال ہی میں چترال واپس آئے ہیں نظم و نسق کی تربیت دینے پر حکومت پاکستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ کل انہوں نے ایک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے کہا نظم و نسق کی تربیت دینے میں حکومت پاکستان [illegible] ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ جس کی بدولت [illegible] اب ریاست کا نظام حکومت زیادہ بہتر [illegible] جائزہ [illegible] سکونگا۔ آپ نے یقین دلایا کہ ریاستی باشندوں کی طرف سے تعمیر و ترقی کی جو تجویزیں پیش کی جائیں گی آپ ان کا خیر مقدم کریں گے۔

بیرونی ممالک سے مزید ۴۷ ہزار ٹن گیہوں کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۶ اپریل۔ ماہ اپریل کے پہلے پندرہ روز میں ۴۷ ہزار ٹن سے زیادہ درآمدی گیہوں کراچی پہنچ گیا۔ اس میں سے ۱۸۰۶۵ ٹن ریاستہائے متحدہ امریکہ سے، ۹۶۰۰ ٹن آسٹریلیا سے، ۹۴۴۹ ٹن جاپان سے اور ۹۴۰۰ ٹن گیہوں کناڈا سے آیا ہے۔ اس مدت میں تقریباً ۳۵ ہزار ٹن گیہوں ملک میں کمی والے علاقوں کو روانہ کیا گیا۔ اس میں سے ۹۴۰۰ ٹن پنجاب کو، ۶۰۰۰ ٹن ریاست بہاولپور کو، ۲۲۰۰ ٹن صوبہ سرحد کو، ۱۴۴۰ ٹن سندھ کو، ۱۴۰۰ ٹن آزاد کشمیر کو اور ۲۰۰۹ ٹن گیہوں بلوچستان کی ریاستوں کو بھیجا گیا۔ علاوہ ازیں کراچی کو ۹۶۰۴ ٹن گیہوں ملا۔

دہلی میں مزید ۳۹ افراد کی گرفتاری

نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ جموں ایجی ٹیشن کی تائید میں جن سنگھ، ہندو مہاسبھا اور رام راجیہ پریشد نے جو مشترکہ ستیہ گرہ شروع کر رکھی ہے۔ اس کے سلسلے میں کل پولیس نے مزید ۳۹ اشخاص کو گرفتار کیا۔ گذشتہ دو روز میں ۹۱ اشخاص گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ اب تک جتنے افراد گرفتار ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد سات سو کے لگ بھگ ہے۔

دفاتر میں وقت پر تشریف لائیے

افسران اعلیٰ کو حکومت پنجاب کا حکم

لاہور ۱۶ اپریل۔ حکومت پنجاب کے چیف سیکرٹری نے تمام افسران کے نام جن میں مختلف ڈویژنوں کے کمشنر، ڈپٹی کمشنر اور ڈسٹرکٹ و سیشن جج بھی شامل ہیں۔ ایک سرکلر ارسال کیا ہے اس میں انہیں ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ دفاتر میں وقت پر آنے اور اخیر تک دفتر میں موجود رہنے کی طرف خاص توجہ دیں۔

قاتلانہ حملہ کرنے والے کے خلاف مقدمہ کی سماعت

تہران ۱۶ اپریل۔ کل یہاں محمد مہدی عبد خدائی کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اس کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ اس نے ۱۵ فروری ۱۹۵۲ء کو موجودہ وزیر خارجہ مسٹر حسین فاطمی پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اس نے مسلسل تین فائر کر کے انہیں شدید طور پر مجروح کر دیا تھا۔ جب مقدمے کی سماعت شروع ہوئی تو عبد خدائی نے کہا۔ میں نے جو کچھ کیا ہے۔ مجھے اس پر فخر ہے۔ مقدمے کی مزید سماعت ۲۳ اپریل کو ہو گی۔

— کراچی ۱۷ اپریل۔ اپریل کے پہلے ۱۵ دنوں میں غلہ کی ناجائز برآمد کی سترہ وارداتیں پکڑی گئی ہیں۔ سامان کی قیمت کا اندازہ ۵۸۶۳ روپے ہے۔

جنوبی افریقہ میں عام انتخابات

نیشنلسٹ پارٹی کی کامیابی کا امکان

ڈربن ۱۶ اپریل۔ جنوبی افریقہ کے عام انتخابات میں ڈاکٹر مالان کی برسر اقتدار جماعت یعنی نیشنلسٹ پارٹی کی کامیابی کے امکانات پہلے سے زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ اب تک نصف کے قریب نشستوں کا اعلان ہوا ہے۔ جن میں سے یونائیٹڈ پارٹی نے ۴۴ نیشنلسٹ پارٹی نے ۳۰ اور لیبر نے ۴ نشستیں جیتی ہیں۔ جن حلقوں کا ابھی اعلان نہیں ہوا۔ وہ روایتی طور پر نیشنلسٹ کے گڑھ سمجھے جاتے ہیں۔

— نئی دہلی ۱۶ اپریل۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ نے تقریر کرتے ہوئے امید ظاہر کی۔ کہ اس سال کے اندر اندر پاکستان کے ساتھ تمام مالی مسائل حل ہو جائیں گے

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ کراچی میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۳ء

اسلام سیکولرزم سے بھی زیادہ رواداری سکھاتا ہے

از منہ وسطی میں مذہبی تعصب کمال پر تھا۔ ان ایام کی تاریخ دراصل مذہبی تعصب کی ایک طویل اور ہیبت ناک خونین داستاں ہے۔ اگرچہ اسلامی ممالک میں بھی یہ بیماری کم نہیں تھی۔ مگر یورپ میں تو یہ انتہا کو پہونچ چکی تھی۔ رومن کیتھولک اور پراٹسٹنٹ فرقوں کی رقابت کی وجہ سے تمام یورپ دوزخ کا نمونہ بن گیا تھا۔ جو فرقہ برسر اقتدار آتا وہ مخالف فرقہ کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے کی کوشش کرتا۔ ہر فرقہ اپنے تئیں ناجی سمجھتا۔ اور یہ خیال کرتا کہ دوسروں کو بالجبر اپنے فرقہ میں داخل کرنا اس کی نجات کے لئے ضروری ہے۔ ان کا خیال تھا کہ جس طرح ڈاکٹر مریض کے فائدہ کے لئے چیر پھاڑ کرتا ہے۔ اسی طرح روح کی نجات کے لئے جبر ضروری ہے۔

اس استدلال میں مغالطہ یہ تھا کہ یہ فیصلہ کس طرح کیا جا سکتا ہے کہ ڈاکٹر کون ہے اور مریض کون۔ ہر فرقہ خود کو ناجی اور دوسروں کو جہنمی سمجھتا تھا اور انہیں بالجبر ناجی بنانا چاہتا تھا۔ آخر انسانی فطرت چیخ اٹھی اور یورپ میں عقل کے چراغ روشن ہونے لگے حکومت سے مذہب کو بالکل نکال دیا گیا۔ اس طرح حکومت کے دو نظریئے بن گئے تھیوکریسی یعنی مذہبی حکومت اور سیکولر یعنی عقلی حکومت۔ ظاہر ہے کہ جس ماحول میں یہ دو نظریئے بنے اسی ماحول کے حسن و قبح کے آثار ان میں پائے جانے ضروری تھے۔ اب بھی تھیوکریسی یا مذہبی حکومت کا یہ مطلب سمجھا جاتا ہے۔ کہ حکومتی کاروبار تعصب کے اصول کے مطابق چلائے جائیں۔ جن میں دوسروں کو جبراً نجات دلانے کا خیال بھی شامل ہے۔

یورپ میں جوں جوں آزاد خیالی اور سائنس نے ترقی کی تھیوکریسی سے قوں قوں نفرت زیادہ ہوتی چلی گئی۔ اور آج یہ عالم ہے کہ تھیوکریسی کا نام سنتے ہی یورپ کے لوگوں پر رعشہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور اگر تھیوکریسی کے وہ معنے ہیں۔ جو از منہ وسطی میں مذہبی حکومتیں اسکو عملاً پہناتی تھیں۔ تو واقعی یہ ایک خوفناک چیز ہے۔ اور خدا نہ کرے کہ دنیا کے کسی خطہ پر کبھی ایسی حکومت قائم ہو۔

پاکستان میں جو اسلامی حکومت کا چرچا ہے تو غیر مسلم اور اکثر مسلمان بھی سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بھی دراصل سیکولرزم کی اسی طرح ضد ہے۔ جس طرح از منہ وسطی کی تھیوکریسی اس کی ضد ہے۔ حالانکہ حقیقی اسلام سیکولرزم کی ضد نہیں۔ بلکہ اگر ضد ہے تو متذکرہ بالا قسم کی تھیوکریسی کی ضد ہے۔

سیکولرزم حکومت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں کسی مذہب کو ترجیح نہیں دی جاتی۔ رعایا کا ہر فرد جو دین چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ حکومت اس میں دخل نہیں دیتی اسلامی حکومت کا اولین اصول یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی۔ یعنی دین میں کوئی جبر نہیں۔ کیونکہ ہدایت گمراہی سے ممیز ہو چکی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ یورپ میں سیکولرزم کا خیال اسلام کے اسی اصول کے زیر اثر پیدا ہوا۔ لیکن چونکہ یورپ نے دین چھوڑ کر خالص اندھی عقل کی پرستش شروع کر دی۔ اور خود بعض مسلمان علما نے بھی اس آیہ کریمہ کے سیدھے معنے چھوڑ کر اس میں جبر و اکراہ کے معنے بھرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے غیر مسلموں کو خاص کر مغربی لوگوں کو اسلام کی اس خوبی کا قائل کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اور وہ سمجھ نہیں سکتے۔ کہ حقیقی اسلامی حکومت ان کی منظور نظر تھیوکریسی نہیں۔ بلکہ یہ ان کے سیکولرزم سے زیادہ قریب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حقیقی اسلامی حکومت مغربی سیکولرزم سے بھی زیادہ روادار ہے۔ اور مغربی سیکولرزم اس کی ایک بگڑی ہوئی شکل ہے۔ بے شک مغربی سیکولر حکومت میں ہر فرد آزاد ہے کہ وہ جو دین چاہے اختیار کرے۔ مگر ایسی حکومت اپنے آپ کو کسی اخلاقی ۴ اصول کی عملاً پابند نہیں سمجھتی۔ وہ دوسری اقوام کو غلام بنانا ان کے مال و متاع کو ناجائز طریقوں سے ہتیا لینا۔ فوجی طاقت سے ان کو مرعوب رکھنا۔ اور ان کی تجارتی لوٹ کھسوٹ جائز سمجھتی ہے۔ مگر ایک اسلامی حکومت ایسی تمام باتوں کو ناجائز سمجھتی ہے

اسلام کی اخلاقی اقدار جس طرح افراد کے لئے ہیں۔ اسی طرح حکومت کے لئے ہیں۔ ایک فعل جو ایک فرد کے لئے جرم یا گناہ ہے۔ حکومت کے لئے بھی جرم اور گناہ ہے۔ جس طرح ایک فرد کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حق کو اختیار کرے۔ اسی طرح حکومت کے لئے ضروری ہے۔ کہ حق کو اختیار کرے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ اسلام میں حکومت کا حق پرست ہونا فرد کے حق پرست ہونے سے بھی کہیں زیادہ ضروری ہے۔ جس طرح ایک فرد کا فرض ہے۔ کہ وہ سب کے ساتھ عدل و انصاف سے پیش آئے۔ اسی طرح حکومت خواہ اس کے پیش نظر کتنی بھی ملک کی بہبودی ہو۔ حق کو محض وقتی پالیسی کے لئے ترک نہیں کر سکتی۔

مغربی سیکولرزم میں خدا ترسی کوئی چیز نہیں۔ مگر اسلامی سیکولرزم میں خدا ترسی نہایت ضروری ہے۔ اس لئے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ مغربی سیکولرزم میں عدل و انصاف نہیں۔ بلکہ ہمارا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ چونکہ مغربی سیکولرزم خالص عقل کی پیداوار ہے۔ اور اس میں خدا ترسی کی کوئی قیمت نہیں۔ اس لئے مغربی اقوام عدل و انصاف کو بھی محض اپنی پالیسی کے ماتحت سمجھتی ہیں۔ اور جہاں ان کا ذاتی مفاد ہوتا ہے۔ وہاں وہ اس کو چھوڑ دینا جائز خیال کرتی ہیں۔ مگر حقیقی اسلامی حکومت محض پالیسی کے لئے حق و انصاف کو نہیں چھوڑ سکتی۔ اور جو حاکم ایسا کرتا ہے۔ وہ سخت ظلم کرتا ہے۔

مغربی اقوام جو اپنی طاقت کے بل پر دوسری کمزور اقوام پر ظلم کرتی ہیں۔ وہ سیکولرزم کے نقص سے نہیں بلکہ اس کی وجہ ترک دین اور الحاد ہے۔ جو ان اقوام میں پرورش

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تضمین

فرطِ غم سے دل ہمارا پارا پارا ہوگیا
یعنی اب ہر آنے والا غم گوارا ہوگیا
اور بھی نزدیک کشتی سے کنارا ہوگیا
اب فقط اپنا خدا اپنا سہارا ہوگیا
"جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہوگیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہوگیا"

درد کی شدت سوا ہوتی تو ہے پہلے پہل
ہولے ہولے دل اسی تلخی سے جاتا ہے بہل
عشق کے پہلو میں آپ آتا ہے پھر حسنِ ازل
"شکر للہ مل گیا ہم کو وہ لعلِ بے بدل"
اپنا ہر ہر اشکِ غم گردوں کا تارا ہوگیا
"کیا ہوا گر قوم کا دل سنگِ خارا ہوگیا"

عبد المنان ناھید

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو الناصر

اعلان

—— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ ——

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے نام یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج سے کراچی میں ایک صدر انجمن احمدیہ قائم کی جاتی ہے۔ میں اس صدر انجمن احمدیہ کو تمام پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے انتظام کا کامل طور پر مساوی حق دیتا ہوں۔ اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ ایک ہی وقت میں صدر انجمن احمدیہ رجسٹرڈ حال ربوہ کو بھی سلسلہ کے ان کاموں کے کرنے کا اختیار ہوگا۔ جو جماعت نے اسکو سونپے ہیں۔ اور صدر انجمن احمدیہ کراچی کو بھی اختیار ہوگا۔ کہ وہ انہی دائروں میں کام کر سکے۔ میں تمام جماعت ہائے احمدیہ کو جو پاکستان کی کسی جگہ بھی واقع ہوں ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آئندہ صدر انجمن احمدیہ کراچی کے ساتھ اسی طرح تعاون کریں جس طرح وہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اور اگر کسی وقت صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور صدر انجمن احمدیہ کراچی کی ہدایات میں اختلاف نظر آئے۔ تو وہ صدر انجمن احمدیہ کراچی کی ہدایات کو ترجیح دیں۔ لیکن میرے اس حکم کے یہ معنے نہیں کہ جماعتیں اپنا چندہ بھی کراچی بھجوانا شروع کر دیں۔ چندے وہ حسب دستور سابق ربوہ ہی بھجواتے رہیں۔ سوائے اس کے کہ کسی ضرورت کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ کراچی کچھ حصہ چندہ کا کراچی بھیجنے کی ہدایت دے۔

میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ اگر کسی ضرورت کے ماتحت صدر انجمن احمدیہ کراچی میری طرف سے ہدایت جاری کرنا ضروری سمجھے تو میری زندگی میں اسے یہ اختیار بھی حاصل ہوگا۔

میں یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ انسانی زندگی کا اعتبار نہیں ہوتا۔ اگر ان ہدایات کو منسوخ کرنے سے پہلے میری وفات واقع ہو جائے تو بہتر ہوگا کہ آئندہ خلافت کا مقام عارضی طور پر سندھ یا کراچی میں قائم کیا جائے کیونکہ وہ جگہ مرکزی ہے۔ اور وہاں سے آسانی کے ساتھ بیرونی جماعتوں کے ساتھ تعلق قائم کیا جا سکتا ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ جماعت اپنی دینی اصلاح اور چندوں کی ادائیگی اور وقف زندگی اور اشاعت اسلام اور تعلیم قرآن اور غربا پروری اور ہمدردی اور خدمت خلق اور اچھے اخلاق اور نیک نمونے پیش کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہے گی۔ اور ان باتوں کو ایسی مضبوطی سے پکڑے گی۔ کہ کوئی روک اسے ان مقاصد سے ہٹا نہ سکے۔

اے عزیزو گھبرانے کی بات نہیں خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے۔ میں نے یہ ہدایات صرف کام کی سہولت کے لئے دی ہیں۔ کیونکہ خدا کا کام ہر انسان کے وجود سے مقدم ہے۔

و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

مرزا محمود احمد

۱۲-۴-۵۳

ایک سوال اور اس کا جواب

ایک دوست نے ایک سوال لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "نزول المسیح" کے صفحہ ۸۱ پر لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو دعا سکھلائی کہ اے خدا ہمیں یہودیوں اور عیسائیوں جیسے ہونے سے بچا۔ تاکہ ہم مسیح موعود کا انکار کر کے یہودیوں کی طرح مغضوب علیہم ہونے سے بچ جائیں۔ اور عیسائیوں کی طرح مسیح موعود کو خدا نہ قرار دیں۔ لیکن اس دعا کے باوجود مسلمانوں نے مسیح موعود کا انکار کیا اور یہودی منصف بن گئے کیا آئندہ احمدیوں (مسلمانوں) میں بھی کچھ لوگ عیسائیوں کے نقش قدم پر چلکر حضرت مسیح موعود کو خدا کا بیٹا یا خدا بنائیں گے۔ اگر نہیں تو اس کا مطلب کیا ہے

اس کا جو جواب دیا گیا وہ یہ ہے۔ کہ

وہ بھی مشروط نتیجہ تھا۔ یہ بھی مشروط نتیجہ ہے۔ اگر کوئی بدبخت ایسا ہوا۔ جس نے مرزا صاحب کو جو کہ رسول کریم صلعم کے خدام میں سے ایک خادم تھے اس قسم کی عزت دینی شروع کی جو آقا کو بھی نہیں ملی۔ تو اس میں کیا شبہ ہے کہ وہ ضالین میں شامل ہو جائے گا۔ لیکن ضروری نہیں کہ ایسا ہو۔ کیونکہ اسکے بغیر بھی بعض مسلمان ایسے ہیں۔ جو پہلے مسیح میں ہی خدا کی صفات مانتے ہیں۔ اس کو مردے زندہ کرنے والا مانتے ہیں۔ عالم الغیب مانتے ہیں آسمان پر زندہ مانتے ہیں۔ اور یہ سب باتیں خدائی کے ساتھ وابستہ ہیں۔ پس جبکہ دونوں حصے پیشگوئی کے پہلے ہی پورے ہو چکے ہیں۔ تو نئے حصے کھولنے کی کیا ضرورت ہے۔ مگر امکان ضرور موجود ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم بیعت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار کرواتے ہیں۔ اور اس بات پر زور دیتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شاگرد اور خادم تھے۔ جب آقا کو خدائی نہ ملی تو خادم کی طرف خدائی منسوب کرنا ذرا مشکل کام ہی ہے۔ عیسائیوں سے یہی غلطی ہوئی کہ حضرت عیسےٰ کا جو خادمیت والا مقام تھا اس پر زور نہیں دیا۔ اور بڑائی پر زور دیا۔ پس باوجود انجیل میں وضاحت موجود ہونے کے ان کے پادریوں نے ان کو موسےٰ سے بھی اوپر کر دیا۔ جب حد ٹوٹ گئی۔ تو پھر ابنیت کے مقام پر بٹھانا کچھ مشکل نہ تھا لیکن احمدی کیا کرے گا۔ جب تک وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا نہ بنائے مرزا صاحب کو ابن اللہ نہیں بنا سکتا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مقام تیرہ سو سال سے محفوظ چلا آتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے فقیروں کی قبریں پوجی جا رہی ہیں۔ لیکن محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو کوئی نہیں پوجتا۔ کلمہ توحید کے ساتھ عبدہٗ و رسولہ لگا کر اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کو اس عیب سے محفوظ کر دیا۔ اور جب آپ کی ذات شرک کے داغ سے محفوظ ہو گئی تو آپ کے بروز اور شاگردوں کی ذات آپ ہی آپ محفوظ ہو گئی۔ مگر پاگلوں کا تو کوئی علاج نہیں۔ ہاں وہ ایک جماعت نہیں بنتے۔ وہ اکثریت نہیں پاتے۔ اکثریت عقلمندوں ہی کی ہوتی ہے۔ جیسے مسلمانوں میں قبروں پر سر رگڑنے والے موجود ہیں۔ مگر مسلمان بحیثیت جماعت ان باتوں سے محفوظ رہے۔ اور محفوظ رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ

ہفتہ وار جائزہ

قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اپنی ہفتہ وار مجالس میں اس امر کا جائزہ لیتے رہیں کہ

- ★ ان کی مجلس کے کتنے اراکین قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں۔
- ★ کتنے نماز باجماعت جانتے ہیں۔
- ★ کتنوں کو اردو لکھنا پڑھنا آتا ہے
- ★ کتنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں لا انتہا فضل و برکات ہیں
مگر
انہیں دیکھنے اور پانے کیلئے محبت کی آنکھ
اور پاک تبدیلی پیدا کرو

خداداد قوٰی سے کام لو بہت سے لوگ ایسے ہیں جو ادیبانہ اور عیاشانہ حالات زندگی رکھتے ہیں۔ اور وہ دنیا کا فخر دنیا کی عزت۔ اور املاک و دولت چاہتے ہیں۔ اس قسم کی آرزوؤں اور تمناؤں اور ان کے پورا کرنے کی تدبیروں اور تجویزوں میں ہی اپنی عمر کھو بیٹھتے ہیں۔ ان کی آرزوؤں کی انتہا نہیں ہوتی کہ پیغام موت آجاتا ہے۔ اب ان کو بھی اللہ تعالیٰ نے قوٰی تو دیئے تھے انہیں قوٰی سے اگر کام لیتے تو حق کو پا لیتے اللہ تعالیٰ نے تو کسی سے بخل نہیں کیا۔ لیکن ایسے لوگ خود قوٰی سے کام نہیں لیتے۔ یہ ان کی اپنی بدبختی ہے۔ نیک بخت اور مبارک ہے وہ شخص جو ان خداداد قوٰی سے کام لے بہت سے آدمی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو اور اس کے اوامر کی پیروی کرو اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کلمہ کفر ہے۔ یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے ہاں کیا کمی ہے۔ اس کے پاس سرکار کی طرح کوئی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو شخص بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کر لے وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے تھے ؂

بر کریماں کارہا دشوار نیست۔ اللہ تعالیٰ نے جو محبوب بندوں کا نام ولی رکھا ہے تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے ہرگز نہیں بلکہ یہ اس کے نزدیک بالکل سہل امر ہے۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ انسان راستی کے ساتھ اس کی راہ میں قدم رکھنے والا ہو۔ اور اس کے راستے میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ اور تکلیف اور مصیبت اسکے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوتی ہیں۔ اور سچی پاکیزگی اور طہارت اختیار کر لیتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے اور اس کے قریب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ سے دوری اختیار کرے اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا جیسے کہ فرمایا ہے فَلَمَّا زَاغُوْٓا اَزَاغَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ؛

ہماری جماعت کو ہمت نہیں ہارنی چاہیئے

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ہمت نہ ہار بیٹھے یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے۔ کہ کہیں جھک جائیں یا ناخن بڑھا لیں یا پانی میں کھڑے رہیں اور چلہ کشیاں کریں۔ یا اپنے ہاتھ خشک کر لیں۔ اور یہاں تک نوبت پہنچے کہ اپنی صورتیں بھی مسخ ہو جائیں ان صورتوں کے اختیار کرنے سے بعض لوگ بخیال خویش با خدا بننا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ایسی ریاضتوں سے خود تو کیا ملنا ہے۔ انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ لیکن ہمارے سلوک کا یہ طریق ہرگز نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے اس کے لئے نہایت آسان راہ رکھی ہے۔ اور وہ کشادہ راہ وہ ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یہ دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھلائی ہے تو ایسے طور پر نہیں کہ دعا تو سکھا دی لیکن سامان کچھ بھی مہیا نہ کیا ہو۔ نہیں۔ بلکہ جہاں دعا سکھلائی ہے۔ وہاں اس کے لئے سامان بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ چنانچہ (۳) ہے اگلی سورت میں۔ اس قول کا اشارہ ہے۔ جہاں فرمایا ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ یہ گویا ایسی دعوت ہے جس کا سامان پہلے سے تیار کر رکھا ہے؛

اگر انسان اپنے قوٰی سے کام لے
تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے

غرض یہ قوٰی جو انسان کو دیئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہو سکتا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں۔ جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اسلئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قوٰی سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اسکی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے۔ جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا اس لئے تم کو چاہیئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔ ہر ایک نماز میں دعا کے لئے کئی مواقع ہیں۔ رکوع۔ قیام۔ قعدہ۔ سجدہ وغیرہ پھر آٹھ پہروں میں پانچ مرتبہ نماز پڑھی جاتی ہے فجر۔ ظہر عصر۔ شام۔ اور عشاء ان پر ترقی کر کے اشراق اور تہجد کی نمازیں ہیں۔ یہ سب دعا ہی کے لئے مواقع ہیں۔

نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے

نماز کی اصلی غرض اور مغز دعا ہی ہے۔ اور دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قانون قدرت کے عین مطابق ہے۔ مثلاً ہم عام طور پر دیکھتے ہیں کہ جب بچہ روتا دھوتا ہے اور اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کس قدر بیقرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوہیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے۔ جسکو ہر شخص سمجھ نہیں سکتا۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کے دروازہ پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی اور خشوع و خضوع کے ساتھ اسکے حضور اپنے حالات کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے۔ تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے۔ اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ بھی ایک گریہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے اس کے حضور رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہیئے۔

یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا غلط ہے

بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا۔ بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اسکے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے۔ اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے۔ ؂

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لیکر آجاؤ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں۔ اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائید کرتا ہے۔

خدا کی محبت

لیکن شرط یہی ہے کہ محبت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو۔ خدا کی محبت ایک ایسی شے ہے جو انسان کی سفلی زندگی کو جلا کر اسے ایک نیا اور مصفا انسان بنا دیتی ہے۔ اس وقت وہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو پہلے نہیں دیکھتا تھا۔ اور وہ وہ کچھ سنتا ہے جو پہلے نہیں سنتا تھا۔ غرض خدا تعالیٰ نے جو کچھ مائدہ فضل و کرم کا انسان کے لئے تیار کیا ہے اسکے حاصل کرنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے استعدادیں بھی عطا کی ہیں۔ اگر وہ استعدادیں تو عطا کرتا لیکن سامان نہ ہوتا۔ تب بھی ایک نقص تھا۔ یا اگر سامان تو ہوتا لیکن استعدادیں نہ ہوتیں تو کیا فائدہ تھا۔ مگر نہیں یہ بات نہیں ہے اس نے استعداد بھی دی اور سامان بھی مہیا کیا۔ جس طرح ہر ایک طرف روٹی کا سامان پیدا کیا تو دوسری طرف آنکھ۔ زبان۔ دانت اور معدہ ۔۔ دیا۔ اور جگر اور امعاء کو کام میں لگا دیا۔ اور ان تمام کاموں کا مدار غذا پر رکھ دیا۔ اگر پیٹ کے اندر ہی کچھ نہ جائے گا تو دل میں خون کہاں سے آئے گا۔ کیلوس کہاں سے بنے گا۔ (الحکم جلد ۹ ع ۹ تا ۱۸)

درخواست دعاء

عاجز کا بچہ عزیز عبد الوہاب ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ عزیز کی کامیابی کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سب بھائیوں کو جزائے خیر دے۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم افسر لنگر خانہ ربوہ

سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام

افراد اور قوموں کو تباہ کرنے والی سات باتیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المومنات الغافلات۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ کہ اے مسلمانو تمہیں سات تباہ کرنے والی باتوں سے ہمیشہ بچ کر رہنا چاہیئے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سات باتیں کونسی ہیں؟ آپ نے فرمایا (۱) کسی کو خدا تعالےٰ کا شریک ٹھیرانا (۲) نظر فریب باتوں کے پیچھے لگنا۔ (۳) کسی انسان کو ناحق قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال غصب کرنا (۶) جنگ میں دشمن کے سامنے پیٹھ دکھانا اور (۷) بے گناہ مومن عورتوں پر بہتان باندھنا۔

تشریح:۔ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سات ایسی باتیں بیان فرمائی ہیں۔ جو بالآخر افراد اور قوموں کو تباہ کرکے رکھ دیتی ہیں۔ سب سے پہلی اور سب سے زیادہ اہم بات شرک ہے۔ جس کے معنی خدا کی ذات اور صفات میں کسی دوسرے کو شریک قرار دینا ہے۔ شرک ایمانیات کے میدان میں جرم نمبر ۱ کا حکم رکھتا ہے۔ اور بالواسطہ طور پر شرک کے نتیجہ میں اخلاق پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے۔ اور شرک دو قسم کا ہے۔ ایک شرکِ ظاہر اور دوسرے شرکِ خفی شرکِ ظاہر تو یہ ہے۔ کہ کسی انسان یا کسی دوسری چیز کو خدا کے برابر یا خدائی حکومت میں حصہ دار یا خدائی صفات کا مالک قرار دینا جیسا کہ مثلاً ہندو خدا کے علاوہ بہت سے دیوتاؤں کو مانتے اور انہیں خدا کا شریک ٹھیراتے ہیں۔ یا جیسا کہ عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا اور اس کی صفات اور حکومت میں حصہ دار یقین کرتے ہیں۔ اور شرک خفی یہ ہے۔ کہ بظاہر تو خدا کا کوئی شریک نہ ٹھیرانا اور خدا کی توحید کا مدعی بننا۔ مگر عملاً کسی دوسری چیز کی ایسی عزت کرنا جو صرف خدا کی کرنی چاہیئے۔ یا کسی دوسری چیز پر ایسا بھروسہ کرنا جو صرف خدا کے شایانِ شان ہے۔ یا کسی دوسری چیز کے ساتھ ایسی محبت کرنا جو صرف خدا کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ یا کسی دوسری چیز سے ایسا ڈرنا جو صرف خدا کا حق ہے۔ اس قسم کا مخفی شرک بدقسمتی سے آجکل بہت سے مسلمانوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ اسلام ان دونوں قسم کے شرکوں یعنی شرکِ ظاہر اور شرکِ خفی سے بچنے کا حکم دیتا ہے۔ اور ایک دوسری حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ شرک کے اجتناب یعنی توحید کے مفہوم میں خدا پر ایمان لانے کے علاوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا بھی شامل ہے۔ کیونکہ رسالت ہی کے ذریعہ دنیا میں حقیقی توحید قائم ہوتی ہے بہرحال اسلام میں شرک کے خلاف انتہائی تاکید پائی جاتی ہے۔ اور ہر سچے مسلمان کا فرض ہے۔ کہ شرکِ ظاہر اور شرک خفی دونوں سے بچ کر رہے۔ شرکِ خفی کے متعلق حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کس لطیف انداز میں فرماتے ہیں:۔

ہر چہ غیرِ خدا بخاطر تست
آں بت تست اے بایماں سست
پُر حذر باش زیں بتانِ نہاں
دامنِ دل ز دستِ شاں برہاں

"یعنی ہر وہ چیز جو تیرے دل میں خدا کے مقابل پر جاگزیں ہے۔ وہ تیرا بت ہے۔ اے سست ایمان والے شخص! تجھے چاہیئے۔ کہ ان مخفی بتوں کی طرف سے ہوشیار رہے۔ اور اپنے دل کے دامن کو ان بتوں سے بچا کر رکھ۔"

دوسری بات اس حدیث میں سحر بیان کی گئی ہے۔ سحر کے معنی عربی زبان میں ایسی چیز کے ہیں جو نظر فریب ہو۔ یعنی جس میں ایک چیز کی اصل حقیقت پر پردہ ڈال کر اسے دوسری شکل میں پیش کر دیا جائے۔ اور جھوٹ کو سچ بنا کر دکھایا جائے۔ یہ قسم سحر جھوٹ کی ایک بدترین قسم ہے۔ کیونکہ اس میں جھوٹ کے ساتھ دھوکے اور چالاکی کا عنصر بھی شامل ہو جاتا ہے۔ اس لئے عربی میں ملمع سازی کو بھی سحر کہتے ہیں۔ مثلاً جب ایک چاندی کی چیز پر سونے کا پانی پھیر کر اسے سونے کے طور پر پیش کیا جائے۔ تو اسے عربی میں سحر کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عربی میں اس چیز کو بھی سحر کہتے ہیں۔ جس میں فریب کے طریق پر اخفاء اور رازداری کا رنگ اختیار کیا جائے۔ اسلام ان سب باتوں کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں اخلاق پر نہایت بُرا اثر ڈالنے والی۔ عادات کو پیچیدہ بنانے والی اور آپس میں بدگمانی اور تفرقہ اور انشقاق پیدا کرنے والی ہیں۔ اور عرفِ عام والے سحر کی ملمع سازی اور دھوکا دہی تو ظاہر وعیاں ہے۔ جس کے متعلق کسی تشریح کی ضرورت نہیں۔ علاوہ ازیں سحر کے معنی فتنہ وفساد کے بھی ہیں اور اس صورت میں بھی سحر کی خرابی ایک بدیہی امر ہے۔ اور اگلے فقرہ میں قتل کا ذکر اس مفہوم پر ایک عمدہ قرینہ ہے۔

تیسری بات قتل ناحق بیان کی گئی ہے۔ سو یہ ایسی بات ہے کہ ہر مذہب اور ہر قانون میں اسے حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور اسلام نے قتل عمد کی سزا موت مقرر کی ہے۔ جب سوائے ایسی صورت کے نہیں بدلا جا سکتا۔ کہ جب فریقین اصلاح کے خیال سے موت کی سزا کو دیت کی صورت میں بدلنے پر رضامند ہو جائیں۔ اور حاکمِ وقت بھی اسے منظور کر لے۔ اور یہ رعایت اس حکمت کے ماتحت رکھی گئی ہے۔ کہ تا اگر فریقین کے خاندانوں میں اصلاح کی حقیقی امید موجود ہو۔ تو بلاوجہ سزائے قتل بصورت قتل پر زور دیکر دو خاندانوں کو انتقام در انتقام کے چکر میں نہ ڈالا جائے۔ اور قتل کے ساتھ "ناحق" کی شرط اس لئے رکھی گئی ہے کہ تا جنگ میں قتل ہونے والوں یا حکومت کے قانون کے ماتحت قتل کی باضابطہ سزا پانے والوں کی استثناء قائم رہے۔ قتل ناحق کے جرم کو اسلام نے ایسا خطرناک قرار دیا ہے۔ کہ ایک جگہ قرآن شریف فرماتا ہے۔ کہ جس شخص نے ایک جان کو ناحق قتل کیا۔ اس نے گویا سارے جہان کو قتل کیا۔ کیونکہ ناحق قتل کے نتیجہ میں نہ صرف انتقام در انتقام کا لمبا تسلسل اور گندا دَور قائم ہو جاتا ہے۔ بلکہ ملک میں قانون کا احترام بھی مٹ جاتا ہے۔ اور اس قسم کے واقعات کے نتیجہ میں انسانی ضمیر دہشت زدہ ہو کر آہستہ آہستہ بالکل مر جاتا ہے۔ پس ضروری تھا۔ کہ قتل کو انتہا درجہ کے جرموں میں شمار کیا جائے۔

چوتھی بات اس حدیث میں سود بیان کی گئی ہے۔ بے شک صدیوں کے غیر اسلامی ماحول کی وجہ سے آج کل سود قریباً ساری دنیا کے اقتصادی نظاموں کا جزوِ لاینفک قرار پا چکا ہے۔ اور خود مسلمانوں کا ایک معتدبہ حصہ بھی اس میں بالواسطہ یا بلاواسطہ ملوث ہے۔ مگر اس میں بھی ذرہ بھر شبہ نہیں۔ کہ سود ایک بھاری لعنت ہے۔ جو نہ صرف انسانی ہمدردی اور مواسات کے جذبات کو ہی تباہ کرتی ہے۔ بلکہ دنیا میں جھگڑوں اور لڑائیوں کی آگ کو بھڑکانے کا بھی بہت بڑا موجب ہے۔ سود کے نتیجہ میں (۱) انسانی فطرت کے لطیف اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔ (۲) اپنی طاقت سے زیادہ قرض برداشت کرنے کی جرأت پیدا ہوتی ہے۔ اور (۳) لڑائیوں اور جنگوں کو ناواجب طول حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ دشمنی کے جوش میں اندھے ہو کر لوگ بے تحاشا قرض لیتے اور لڑائی کی آگ کو لمبا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے سود کو حرام قرار دے کر قرضہ کے لین دین کو ذیل کی تین صورتوں میں محدود کر دیا ہے۔

(اول) سادہ قرضہ جسے عرفِ عام میں قرضہ حسنہ کہتے ہیں۔ جس طرح ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار کو یا ایک دوست دوسرے دوست کو یا ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کو ضرورت کے وقت قرضہ دیتا ہے۔

(دوسرے) قرضہ بصورت رہن۔ یعنی اپنی کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ رہن رکھ کر اس کی ضمانت پر کچھ رقم قرض لے لی جائے۔

اور (تیسرے) تجارتی شرکت یعنی کسی شخص کو اپنا روپیہ تجارت یا صنعت و حرفت کی صورت میں دے کر اس کے ساتھ نفع نقصان میں شرکت کا فیصلہ کر لیا جائے۔

ان تینوں صورتوں کے سوا اسلام کسی اور قرض کی اجازت نہیں دیتا۔ اور سود کے لینے دینے کو (خواہ اس کی شرح کم ہو یا زیادہ) بہرحال حرام اور ممنوع قرار دیتا ہے۔ یہ خیال کرنا کہ سود کے بغیر گذارہ نہیں چلتا۔ ایک بالکل باطل خیال ہے۔ جو محض آج کل کے باطل ماحول کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ ورنہ اسلامی غلبہ کے زمانہ میں دنیا کی وسیع تجارت سود کے بغیر ہی چلتی تھی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی جبکہ اسلام کے دوسرے غلبہ کا دَور آئیگا۔ اور لوگ ٹھوکریں کھا کھا کر بیدار ہوں گے۔ پھر اسی طرح چلا کرے گی۔

پانچویں بات یتیم کا مال کھانا بیان کی گئی ہے۔ یہ گناہ بھی خاندانوں اور قوموں کو تباہ کرکے رکھ دیتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں ایک تو قوم کے نونہال تباہ ہوتے ہیں۔ دوسرے ہمدردی کا جذبہ مٹتا اور بددیانتی کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔ تیسرے کمزور جنس پر ظلم کا رستہ کھلتا ہے۔ اور چوتھے قوم میں سے قربانی کی روح بھی مٹنی شروع ہو جاتی ہے۔ یقیناً اس قوم کے افراد کبھی بھی جرأت کے ساتھ قربانی کی طرف قدم نہیں اٹھا سکتے۔ جن کی آنکھوں کے سامنے یتیموں کے لٹنے اور برباد ہونے کے نظارے پیش آتے رہیں۔ کیونکہ اس صورت میں طبعاً ان کے اندر یہ ڈر پیدا ہوگا

خدام الاحمدیہ کا سالِ رواں کا پروگرام!

یکم فروری ۱۹۵۳ء سے خدام الاحمدیہ کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ سالِ رواں کے لئے مجلس مرکزیہ نے حسب ذیل پروگرام مرتب کیا ہے۔ یہ پروگرام اصولی ہے۔ اس کی روشنی میں ہر مجلس مقامی حالات کے مطابق اس کی تفصیلات اور طریق کار طے کر سکتی ہے:۔

۱۔ شعبۂ تبلیغ

(۱) ہر خادم مہینہ میں کم از کم ایک دن کے لئے وقف کرے۔

(۲) ہر خادم عہد کرے۔ کہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔

(۳) رشتہ داروں میں تبلیغ کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ اس سکیم کے مطابق مجالس اپنی اپنی جگہ تنظیم اور ترتیب کے ماتحت خدام سے عمل کرائیں۔ ارد گرد کے علاقہ کو حلقوں میں تقسیم کر لیا جائے۔ اور وہاں خدام باقاعدگی کے ساتھ جائیں۔ اور ان پر جس قسم کے اعتراضات ہوں۔ وہ نوٹ کر کے قائد کے توسط سے مرکز میں بھجوائیں۔

۲۔ شعبۂ خدمت خلق

(۱) ہر خادم فرسٹ ایڈ سیکھے۔

(۲) اے۔ آر۔ پی کی تربیت زیادہ سے زیادہ حاصل کی جائے۔

(۳) اسٹیشنوں اور لاریوں کے اڈوں پر خدام باری باری جا کر مسافروں کی رہنمائی کریں۔ اور مزدوروں کی بوجھ اٹھانے میں مدد کریں۔

مقامی ڈاکٹروں کے ساتھ بات کر کے خدام کو فرسٹ ایڈ سکھانے کا خاص انتظام کیا جائے۔ اور دیکھا جائے۔ کہ کون کون خادم فرسٹ ایڈ جانتا ہے۔ اور کس حد تک۔ اسی طرح مقامی طور پر اے۔ آر۔ پی کی تربیت حاصل کی جائے۔

۳۔ شعبۂ تجنید

ہر جماعت میں خدام الاحمدیہ کو منظم طور پر قائم کیا جائے۔ کوئی جگہ ایسی نہ رہے۔ جہاں جماعت تو قائم ہو۔ لیکن وہاں خدام الاحمدیہ قائم نہ ہو۔ اگر کسی جگہ ایک ہی ایسا نوجوان ہے۔ تو وہی مجلس کے پروگرام پر عمل کرے۔ اور مرکز میں اپنا اندراج کرائے۔ اسی طرح یہ دیکھا جائے۔ کہ ہر مجلس کے جملہ خدام نے فارم رکنیت پر کر دیا ہے۔ یا نہیں۔ اگر نہیں کیا۔ تو پر کر کے جلد تر مرکز میں بھجوایا جائے۔ مقامی خدام کا ریکارڈ مکمل طور پر جملہ کوائف کے ساتھ رکھا جائے۔

قریب کی جماعتوں میں جہاں خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہے۔ وہاں گروپ بھجوا کر مجلس قائم کی جائے۔

۴۔ شعبۂ اطفال

(۱) اطفال کی تربیت کے لئے تعلیمی نصاب مقرر کیا جائے۔ اور انہیں آوارگی اور فضول کھیلوں سے بچانے کی کوشش کی جائے۔

(۲) اطفال کو روزانہ کم از کم نصف گھنٹہ کے لئے جمع کر کے ان کی تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے۔

(۳) ہر ایسی جگہ جہاں خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ مجلس اطفال کا قیام نہایت ضروری ہے اور ان کی تربیت کے لئے خاص مربی مقرر کرنے چاہئیں:۔

۵۔ شعبۂ تحریک جدید

(۱) ہر خادم جو دفتر اول میں شامل نہیں۔ دفتر دوم میں شامل کیا جائے۔

(۲) سالِ رواں کے وعدہ جات اور بقایا جات کی وصولی میں مدد دی جائے۔

(۶) شعبۂ وقار عمل

(ہر روز آدھ گھنٹہ مجلس کے کام کے لئے وقت دینے اور ماہانہ اجتماعی ہاتھ کا کام کرنے کو مجلس میں رائج کیا جائے۔

(۷) شعبۂ تربیت و اصلاح

احمدی نوجوانوں کو تمباکو نوشی سے منع کیا جائے۔

(۲) نماز باجماعت کی پابندی کرائی جائے۔

(۳) احمدی تاجروں میں سچ اور دیانت کا مادہ پیدا کیا جائے۔

(۸) شعبۂ مال

(۱) دفتر مرکزیہ کی عمارت مکمل کرنے کے لئے بقیہ رقم فراہم کی جائے۔

(۲) ماہانہ چندہ شرح کے مطابق وصول کیا جائے۔

(۹) ایثار و استقلال

(۱) ہر ہفتہ مجالس عاملہ مقامی کے اجلاس باقاعدگی سے ہوں۔ اور ان میں جائزہ لیا جائے کہ سکیموں پر کس حد تک عمل ہوا۔ اور آئندہ کیا کرنا ہے۔

(۲) ہر مقامی مجلس اپنا دفتر قائم کرے جہاں بیٹھ کر اراکین پروگرام پر عمل کرنے کی تدابیر سوچ سکیں۔

(۳) ہر مجلس مرکز میں اپنے کام کی ماہانہ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک بھجوا دے۔

(۱۰) شعبۂ تعلیم

خدام کی علمی صلاحیتوں کے اعتبار سے خدام کے مندرجہ ذیل تین مدارج مقرر کئے جائیں۔

(۱) پہلا طبقہ۔ ناخواندہ خدام۔ جو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن مجید ناظرہ نہیں جانتے

(۲) دوسرا طبقہ خدام جن کی تعلیم مڈل یا مڈل کے مساوی ہے۔ اور دینیات کے لحاظ سے قرآن مجید ناظرہ اور ترجمہ نماز جانتے ہیں۔

(۳) تیسرا طبقہ تمام خدام جو مڈل سے اوپر تعلیم رکھتے ہیں۔

ان تینوں طبقات کے لئے سہ سالہ کورس مقرر کر دیا گیا ہے۔ ہر سال مقررہ نصاب کا امتحان مرکز کی طرف سے ہوگا۔ پرچہ بنا کر مرکز مجالس کو بھجوا دے۔ مجالس خود انہیں نمبر دیں اور اپنے خدام کے اسماء معہ نمبر اور اول آنے والے کا پرچہ مرکز میں بھجوا دیں۔ مجموعی اعلان مرکز کرے گا۔ اسی طرح تین سالوں میں پھیلے ہوئے کورس کا مکمل امتحان دینے کے بعد آخری سال سند دی جائے گی۔ اور اول دوم و سوم رہنے والوں کو انعام دیا جائے گا۔

(۱۱) شعبۂ ذہانت و صحت جسمانی

(۱) ہر خادم کسی ایک کھیل میں ضرور حصہ لے

(۲) کھیلوں کا شوق پیدا کرنے کے لئے مختلف کلبوں کا اجرا کیا جائے۔ کوشش کی جائے کہ ہر خادم باقاعدہ اپنی کلب میں شامل ہو۔ ان کلبوں کی مالی امداد کے لئے مقامی طور پر سرپرست تلاش کئے جائیں۔

(۳) ہفتہ میں ایک دفعہ قریبی حلقوں کے آپس میں میچ کرائے جائیں۔ (۴) ہر ماہ کے آخر میں ان مقابلوں کو زیادہ وسعت کے ساتھ کرایا جائے۔ (۵) سال میں ایک دفعہ سارے ضلع کے خدام کا ایک ٹورنامنٹ کرایا جائے (۶) دیہاتی مجالس اپنے ماحول کے مطابق کھیلوں کو رواج دیں۔ (۷) مجالس اپنے اپنے بہترین کھلاڑیوں کی ٹیم تیار کر کے مشہور ٹورنامنٹوں میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ (۸) خدام میں نشانہ بازی۔ ہائکنگ۔ کشتی رانی۔ تیراکی اور گھوڑا سواری کا شوق پیدا کیا جائے

(۹) مختلف قسم کے کاریگروں کی فہرستیں تیار کی جائیں۔ اور خدام کاریگروں سے وعدے لئے جائیں۔ کہ ہر کاریگر سال میں خدام کی ایک معین تعداد کو ٹرینڈ کرے۔ مجالس اس مقصد کے لئے زیادہ سے زیادہ خدام تیار کریں جو ٹیکنیکل کام سیکھنے کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اس سال کے آخر تک کم از کم دس فی صدی خدام ضرور کوئی نہ کوئی ہنر سیکھ جائیں۔

مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کے لئے آئندہ سال میں کام کرنے کے لئے مندرجہ بالا اصولی کام مقرر کئے گئے ہیں۔ مجالس ان پر عمل کرائیں۔ اور اپنی ماہانہ رپورٹوں میں اس کا ذکر کریں۔ کہ کس حد تک کام ہوا۔ اور باقی کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں:۔

پاکستان میں فرقہ وارانہ جھگڑے!

(منقول از دین و دنیا دہلی اپریل ۱۹۵۳ء)

برصغیر ہند اور پاکستان کے مسلمان زمانہ دراز سے شیعہ سنی۔ وہابی غیر وہابی، قادیانی اور غیر قادیانی کے جھگڑوں میں مبتلا ہیں۔ چنانچہ آئے دن ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگاتے رہتے ہیں۔ جب اس برصغیر پر انگریز مسلط تھا۔ تو ہم یہ سمجھتے تھے۔ کہ ہندو مسلم فتنہ کی طرح یہ فتنہ بھی اسی کا پیدا کردہ ہے۔ لیکن ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ انگریز کے جانے کے بعد بھی یہ فتنہ بدستور موجود ہے۔ بلکہ اس فتنے کے زہریلے اثرات اب پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گئے ہیں۔

پاکستان میں اس فتنہ کے اصل محرک وہ ملا ہیں۔ جو کسی نہ کسی طرح برسر اقتدار پارٹی کی حکومت کا تختہ الٹ کر وزارتوں پر خود قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے احمدی اور غیر احمدی کے پرانے فتنے کو پیدا کر کے برسر اقتدار پارٹی کو شدید مشکلات میں مبتلا کر دیا ہے۔

ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ اگر آج پاکستانی حکومت احمدی اور غیر احمدی کے فتنہ کے سامنے جھک گئی۔ تو اسے آگے چل کر شیعہ سنی اور اس کے بعد وہابی غیر وہابی، اور اسی نوعیت کے بے شمار دوسرے فتنوں [illegible] کے مقابلہ کے لئے تیار رہنا چاہیئے

سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک کلام (بقیہ صد)

ہمارے مرنے کے بعد بھی ہمارے یتیم بچوں کے ساتھ یہی سلوک ہوگا۔ پس یتیموں کی ہمدردی اور یتیموں کے مال کی حفاظت اسلام میں ایک نہایت اہم ذمہ داری قرار دی گئی ہے۔ اور قرآن شریف نے اس پر انتہائی زور دیا ہے۔

چھٹی بات لڑائی کے میدان میں دشمن کو پیٹھ دکھانا ہے۔ یہ کمزوری بھی قوموں کی تباہی میں بھاری اثر رکھتی ہے۔ حق یہ ہے۔ کہ کوئی بزدل قوم زندہ رہنے کے قابل نہیں ہوتی۔ اور بڑی آسانی سے ظالم اور جابر قوموں کی شکار ہو جاتی ہے۔ اس لئے اسلام نے میدان جنگ میں پیٹھ دکھانے اور بھاگنے کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے۔

یا ایها الذین آمنوا اذا لقیتم الذین کفروا زحفاً فلا تولوهم الادبار ومن یولهم یومئذ دبره الا متحرفا لقتال او متحیزا الیٰ فئة فقد باء بغضب من الله وماواه جهنم۔ "یعنی اے مومنو جب تم کافروں کے سامنے لڑائی میں صف آراء ہو۔ تو پھر کسی حال میں بھی اپنی پیٹھ نہ دکھاؤ۔ اور جو شخص ایسے مقابلہ میں پیٹھ دکھائے گا۔ سوائے اس کے کہ وہ کسی جنگی تدبیر کے طور پر ادھر اُدھر جگہ بدلنے کا طریق اختیار کرے۔ یا مومنوں کی کسی دوسری پارٹی کے ساتھ ملاپ پیدا کر کے دشمن کا مقابلہ کرنا چاہے۔ تو وہ خدا کے غضب کو اپنے سر پر لے گا۔ اور اس کا ٹھکانا جہنم کی آگ ہے۔" آج کے بظاہر ترقی یافتہ زمانہ میں بھی کوئی آزمودہ کار جرنیل اپنی فوج کو اس سے بہتر ہدایت نہیں دے سکتا۔

ساتویں اور آخری بات اس حدیث میں بے گناہ مومن عورتوں پر بہتان لگانا بیان کی گئی ہے۔ اور یہ بات بھی حقیقتاً قومی اخلاق کو سخت صدمہ پہنچانے والی ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ بے شمار لوگوں میں یہ کمزوری پائی جاتی ہے۔ کہ وہ بہتان والی باتوں کو شوق اور دلچسپی سے سنتے اور پھر اپنی اس طرح ہوا دیتے ہیں۔ کہ وہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی اور معصوم دلوں کو تباہ کرتی چلی جاتی ہیں۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو بعض لحاظ سے اصل بے حیائی کی نسبت بھی بے حیائی کا چرچا سوسائٹی کے لئے زیادہ مضر ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں کمزور لوگوں کے دل مسموم ہوتے اور بدی کا رعب مٹتا ہے۔ بے حیائی کا فعل اگر اس کا علم صرف دو انسانوں تک محدود رہے۔ تو باوجود ایک انتہائی گناہ ہونے کے بہر حال اپنے اثرات کے لحاظ سے محدود ہوتا ہے۔ لیکن جب اس کا چرچا لوگوں کی زبانوں پر ہونے لگے۔ تو کئی کمزور نوجوان اس کے گندے اثر سے متاثر ہونے لگتے ہیں۔ اور بدی کا وہ قدرتی رعب جو فطرت انسانی کا حصہ اور بدی کو روکنے کا ایک زبردست آلہ ہے کمزور پڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسلام نے جہاں اصل بدی کو روکا ہے۔ وہاں اس نے بہتان تراشی اور بدی کے چرچے کا رستہ بھی بڑی سختی کے ساتھ بند کیا ہے۔ اور یہی وہ حکمت کی راہ ہے۔ جو قوم میں حقیقی اصلاح کی موجب ہو سکتی ہے۔

پھر اگر اخلاق و اطوار کے مختلف پہلوؤں کے لحاظ سے اس حدیث پر نظر ڈالی جائے۔ تو اس حدیث کی ایک اور خوبی بھی نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اس حدیث میں ایمانیات اور اخلاقیات اور قیام امن اور اقتصادیات اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت اور قومی بقاء اور بے حیائی کے انسداد کو نہایت لطیف رنگ میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ مثلاً شرک سے اجتناب کا ذکر ایمان کی حفاظت کی غرض سے داخل کیا گیا ہے۔ سحر کی حرمت کو کیریکٹر کی بلندی اور عادات کی صفائی کے پیش نظر شامل کیا گیا ہے۔ قتل ناحق کے ذکر کو امن عامہ کی غرض سے داخل کیا گیا ہے۔ سود کی حرمت کو اقتصادی اصلاح کی بناء پر شامل کیا گیا ہے۔ یتیم کی حفاظت کے حکم کو کمزوروں کے ساتھ عدل و انصاف کے قیام کی غرض سے داخل کیا گیا ہے۔ لڑائی میں پیٹھ نہ دکھانے کی ہدایت کو قومی بقاء کی بناء پر شامل کیا گیا ہے۔ اور بہتان تراشی کی حرمت کو بے حیائی کے سدباب کے لئے داخل کیا گیا ہے۔ اور اس طرح ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لئے درحقیقت دریا کو کوزے میں بند کر کے محفوظ کر دیا ہے۔ (چالیس جواہر پارے)

جاپان ۱۵ ڈویژن فوج اور ۲۰۰۰ طیارے تیار کریگا

ٹوکیو ۱۵ اپریل: صنعتی ماہرین نے موجودہ سرکاری جاپانی مسلح فوج کی بجائے اسلحہ بندی کا علیحدہ منصوبہ تیار کر لیا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ کہ موجودہ قومی فوج محض پولیس کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور اس کی بنیاد پر مکمل فوج تیار نہیں کی جا سکتی۔ یاد کیا جاتا ہے۔ کہ یہ منصوبہ دفاعی کمیٹی کی طرف سے جاپانی اور امریکی حکومتوں کو ارسال کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبہ کے ماتحت ۱۵ ڈویژن مرتب ہوں گے۔ جن میں ۳۰۰۰۰۰ فوجی ۳۰۰۰۰۰ ٹن کا بحریہ اور ۲۷۰۰ طیاروں پر مشتمل فضائیہ ہوگا۔ اور یہ سب کچھ ۱۹۶۰ء تک مکمل کر لیا جائے گا۔ بیان ایک امریکی اور جاپانی مشترکہ دفاعی اسکیم کے ماتحت تیار کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۰ء تک اس پر سالانہ ۵۰ کروڑ پونڈ تک لاگت آتی رہے گی۔ فیڈریشن کو توقع ہے کہ امریکہ کے پاس جاپان کی صنعت اسلحہ سازی کی جو دقوم جمع ہوتی جا رہی ہیں۔ ۱۰ اپریل ۵۳ء سے شروع ہونے والے سال میں ۳۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ ہو جائیں گی۔ اور جاپان کو اسلحہ بندی کے لئے ۲۱۰۰۰۰۰۰ پونڈ لگانے پڑیں گے۔

ایک اور منصوبہ: ایک سرکاری اقتصادی ادارے کی طرف سے بھی اس درجہ کا منصوبہ امریکی حکام کو ارسال کیا گیا ہے۔ اس کے تحت ۱۷۵۰۰۰ فوجیوں کو دو لاکھ بیس ہزار ٹن کی بحریہ اور ۱۲۰۰ طیاروں پر مشتمل سات ڈویژن مرتب کرنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس منصوبے پر سالانہ ۳۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ خرچ ہوگا۔ ۱۹ اپریل کے انتخابات کے بعد نئی حکومت کو ان میں سے یا کسی اور منصوبے کو مرتب کرنا ہوگا۔ تاکہ امریکی وزیر خارجہ کے آنے سے پہلے کوئی فیصلہ ہو سکے۔

اقوام متحدہ کی طرف سے اردن کو امداد

عمان ۱۵ اپریل: اقوام متحدہ کے شعبہ بحالیات اور آبادکاری نے مشرق اردن کو چار کروڑ ڈالر بطور عطیہ دینا منظور کیا ہے۔ یہ رقم دریائے یرموک پر ایک بند تعمیر کرنے میں صرف کی جائے گی۔ اس بند کی تعمیر کی وجہ سے ۹۵۰۰۰ ایکڑ زمین سیراب ہو جائے گی۔ اور بتیس ہزار فلسطینی مہاجر آباد ہو جائیں گے۔ اقوام متحدہ کا یہ شعبہ مہاجرین کی آبادکاری پر ۲۰ کروڑ ڈالر اور صرف کرنے والا ہے۔

جنرل اسمبلی سے فرانسیسی وفد کا واک آؤٹ

اقوام متحدہ ۱۵ اپریل: جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کے اجلاس سے فرانسیسی نمائندے کل واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے احتجاج کیا۔ کہ تیونس اور مراکش نے فرانسیسی حکومت کے خلاف فسادی وقتاً فوقتاً حملے کئے ہیں۔

نیپالی کابینہ کی تشکیل ناکام ہو گئی

نئی دہلی ۱۵ اپریل: نیپال کے مہاراجہ تری بھون آج نئی مخلوط کابینہ کی تشکیل میں ناکام ہو گئے۔ کھٹمنڈو سے خبر آئی ہے۔ کہ کچھ سیاسی جماعتیں کابینہ کے لئے اپنے نمائندے نامزد نہیں کر سکیں۔ مہاراجہ نے سابق وزیر دفاع جنرل کیسر شمشیر کو اپنا مشیر مقرر کیا ہے۔

مصر کے قدیم اخبار الاہرام کے نئے پریس کا افتتاح

قاہرہ ۱۵ اپریل: جنرل نجیب نے مصر کے مشہور اور ۷۹ سالہ پرانے اخبار الاہرام کے نئے مطبع کا افتتاح کیا۔ اس کی مشین جدید ترین ہے۔ اور برطانیہ کے ایک مشہور کارخانے میں بنائی گئی ہے۔ اس قسم کی صرف ایک اور مشین انگلستان میں ہے۔ یہ مشین ایک گھنٹہ میں سولہ صفحات کے اخبار کی ایک لاکھ بیس ہزار کاپی چھاپ سکتی ہے۔ مشین کی قیمت ایک لاکھ پچھتر ہزار مصری پاؤنڈ ہے۔ الاہرام کے عملے میں چار سو اشخاص کام کرتے ہیں۔ جن میں سے نصف سے زیادہ مطبع میں ملازم ہیں۔ تقریباً ۱۲ ٹن کاغذ روزانہ صرف ہوتا ہے۔ اور صرف کاغذ کا سالانہ خرچ تین لاکھ مصری پاؤنڈ ہے۔

تہران ۱۵ اپریل: ایرانی مجلس کے ایک اجلاس میں بادشاہ کے اختیارات کو آئینی ہیڈ کے اختیارات میں تبدیل کرنے پر غور کیا جائے گا۔ اس سے قبل وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی نے بتایا۔ کہ ڈاکٹر مصدق وزیر اعظم نے فیصلہ کیا ہے کہ مجلس کے سامنے اس سلسلے میں رپورٹ پیش نہیں کی جائیگی۔

بلوچستان میں تپ دق کی انسدادی مہم

کوئٹہ ۱۵ اپریل: بی سی جی کے ٹیکے لگانے کی مہم کوئٹہ میں اس سال پھر شروع کر دی گئی۔ گذشتہ سال حکومت بلوچستان نے اس سلسلے میں ایک لاکھ ۴ ہزار روپے خرچ کئے تھے۔ ۸ ماہ میں ۴ ہزار افراد کو جن میں ۳ ہزار افراد دو سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کے تھے ۳۶۵ دیہات میں اضلاع کوئٹہ پشین اور سبی ٹیکے لگائے گئے۔ اب اضلاع ژوب لورالائی اور چاغی میں ٹیکے لگائے جائیں گے۔ اس سے قبل درہ بولان مستونگ تحصیل اور دیہات ضلع سبی میں ٹیکے لگیں گے۔

پاکستان کی اقتصادی ترقی میں مدد کیجئے (اصفہانی)

لندن ۱۵ اپریل:۔ مانچسٹر میں تقریر کرتے ہوئے پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اصفہانی نے برطانوی حکومت اور بھاری مشینوں کی صنعت کاروں سے براہ راست اپیل کی۔ کہ وہ ادائیگی کے طریقے نرم کرکے پاکستان کی اقتصادی ترقی میں مدد کریں۔ گذشتہ بارہ ماہ میں پاکستانی خام اشیاء کی مانگ کم ہونے اور ان کی عالمی قیمت گر جانے کا ذکر کرنے کے بعد مسٹر اصفہانی نے کہا۔ کہ دوست حکومتوں اور بڑے صنعت کاروں کی موجودہ خیر سگالی اور تعاون کے بغیر پاکستان ترقی کی وہ رفتار برقرار نہیں رکھ سکتا۔ جو وہ رکھنا چاہتا ہے۔ مسٹر اصفہانی نے کہا۔ کہ بھاری مشینوں کی قیمت کی ادائیگی کا اس طرح بندوبست کیا جائے۔ کہ اس عارضی لیکن دشوار ایام میں فراہمی کی رفتار میں کمی نہ آنے پائے۔

مشرقی بنگال کا نام تبدیل کرنے کا مطالبہ

ڈھاکہ ۱۵ اپریل: ڈھاکہ میٹرل ریلیشنز لیگ نے ایک ریزولیوشن میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ صوبہ مشرقی بنگال کا نام تبدیل کردیا جائے۔ اور ریزولیوشن میں کہا گیا ہے کہ مشرقی بنگال کا نام غیر ملکیوں کو غلط فہمی میں مبتلا کردیتا ہے۔ اور وہ اسے بھارت کا ایک حصہ سمجھتے ہیں۔

پاکستان کی وزارت امور اقتصادیات ختم کردیجائیگی

کراچی ۱۵ اپریل: معلوم ہوا ہے۔ کہ عنقریب حکومت پاکستان کی وزارت امور اقتصادیات کو ختم کردیا جائے گا۔ اس سلسلہ میں مرکزی کابینہ عنقریب فیصلہ دے دیگی۔ سرکاری اخراجات کا جائزہ لینے والی کمیٹی نے وزارت امور اقتصادیات کو ختم کردینے کی سفارش کی ہے۔ کمیٹی نے وزارت پر خرچ ہونے والی رقم کے صرفے کو اسراف سے تعبیر کیا ہے۔ کمیٹی نے اس وزارت کے وجود پر اس لئے بھی اعتراض کیا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے ملکی معیشت میں غیر ضروری پیچیدگیاں پیدا ہوگئی ہیں۔ اور جو کام یہ وزارت کرتی ہے۔ وہ ماہرین اقتصادیات۔ صنعت کاروں۔ تاجروں اور عمال حکومت سے انفرادی طور پر بھی لیا جاسکتا ہے۔ اس محکمہ کے ختم ہونے پر وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن کے پاس صرف تجارت کا محکمہ رہ جائے گا۔ (جنگ)

ڈھاکہ یونیورسٹی پر طلباء کی پکٹنگ

ڈھاکہ ۱۵ اپریل:۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کی مجلس عاملہ نے ہڑتال کرنے پر جو پابندی لگائی تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنے پر دس طلباء کو یونیورسٹی سے نکال دیا گیا ہے۔ اس فیصلے پر احتجاج کرنے کی غرض سے آج یونیورسٹی کی عمارت کے سامنے یونیورسٹی کے طلبہ نے پکٹنگ شروع کردی۔ یونیورسٹی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے۔ کہ آج یونیورسٹی کا جو امتحان شروع ہونے والا تھا۔ اس میں شرکت کرنے والے لوگوں نے انہیں روک دیا۔ آرٹس کی فاکلٹی کے ڈین نے آج یونیورسٹی کے دروازے پر پکٹنگ کرنے والے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ یونیورسٹی نے جن دس طلباء کو نکال دیا ہے ان کو واپس نہیں آنے دیا جائیگا۔ انہوں نے اپیل کی۔ کہ طلباء پر امن رہیں۔ اور ضابطہ کی پابندی کریں۔ آج طلباء کی بھی ایک جلسہ میں موجودہ حالات پر غور کرنے والے تھے۔ کئی کالجوں اور سکولوں میں آج بعد دوپہر تک حالات پر امن تھے۔ ضابطہ کی خلاف ورزی کرنے والے طلباء میں سے ایک کو ایک سال کے لئے دو کو چھ چھ ماہ کے لئے۔ اور تین کو ایک ایک ماہ کے لئے یونیورسٹی سے خارج کیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ آخرالذکر طلباء نے معافی مانگ لی ہے۔ اور انہیں آئندہ پندرہ دن کے اندر اندر دوبارہ داخلہ لینے کی اجازت دے دی جائے گی۔

بقیہ لیڈر۔ صفحہ ۲ سے آگے

پا گیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ یہی بیماری مسلمان اقوام میں بھی پیدا ہورہی ہے۔ اور مسلمان اقوام بھی جو بظاہر اسلام کا نام لیتی ہیں۔ خدا ترسی کو خاطر میں نہیں لاتی ہیں۔ اور ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ محض پالیسی کے لئے حق کو چھوڑ دیا جاتا ہے۔ کسی اسلامی کہلانے والی حکومت کے لئے اس معاملہ میں مغرب کی کورانہ تقلید جائز نہیں۔ بلکہ اسی کی مغرب کے سامنے حقیقی اسلامی حکومت کا نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔ جو مغربی سیکولرزم سے یقیناً برتر ہے۔ اور جو یہ ہے کہ اسلامی حکومت میں ہر فرد جو چاہے۔ دین اختیار کرنے کا مجاز ہے۔ اور حکومت کا کاروبار چلانے والے اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ اور حق کو کسی قیمت پر خواہ وہ بظاہر ملکی مفاد ہی کیوں نہ ہو۔ فروخت نہ کریں۔

قائداعظم کے بیان کردہ اصولوں کے ذریعہ ہی ہم مشکلات پر غالب آسکتے ہیں (قیوم)

کراچی ۱۵ اپریل۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خاں نے آج یہاں ایک عام جلسے میں کہا۔ مخالف سیاسی جماعتوں کی مخالفت سے مسلم لیگ ختم نہ ہوگی۔ بلکہ اگر اس نے غریب عوام کے مفاد کو نظر انداز کیا۔ تو وہ ختم ہوجائیگی۔ انہوں نے پاکستان کے وزراء اور لیڈروں پر زور دیا۔ کہ وہ اپنی وزارت کرسیوں۔ بنگلوں اور موٹروں کا خیال چھوڑ کر عوام کی خدمت کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ اگر ہم عوام کی تکالیف کا عشر عشیر بھی دور کردیں۔ تو وہ فراخدلی سے ہماری بڑی سے بڑی کوتاہیاں معاف کردیں گے۔

خان عبدالقیوم خاں نے کہا۔ کہ اس وقت ملک میں مایوسی کی فضا پائی جاتی ہے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ ہم شدید غذائی قلت سے دوچار ہیں۔ اور مسلم لیگی حکومت نے جس کا میں بھی ایک رکن ہوں اقتصادی امور پر کما حقہ، توجہ نہیں کی۔ لیکن میں عوام سے سوال کرتا ہوں۔ کہ کیا حوصلے پست کرلینے سے ان مسائل کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ کم حوصلہ آدمی سچا مسلمان اور سچا پاکستانی نہیں ہوسکتا۔ ہم جن مصائب سے دوچار ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں کو بھی پیش آتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری آزمائش کررہا ہے۔ کہ آیا ہم اپنے نظم ونسق کو جمہوری طریقوں پر چلانے کے اہل بھی ہیں یا نہیں۔ ان مشکلات کا مقابلہ قائداعظم کے اصول ”اتحاد۔ تنظیم اور یقین محکم“ پر چلتے ہوئے مسلم لیگ کی تنظیم اور ملک کے نظم ونسق کو بہتر سے بہتر بنا کر ہی کیا جاسکتا ہے۔ اس کا واحد راستہ یہ ہے۔ کہ مسلم لیگ میں عوام کو شامل کیا جائے۔

کراچی اور لاہور کے ہنگاموں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ ہمارے دشمن یہ آس لگائے بیٹھے تھے۔ کہ ان ہنگاموں سے پاکستان تباہ ہوکر ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیگا۔ اور وہ پاکستان پر قبضہ کرلینے کے خواب دیکھ رہے تھے۔ میونسپل انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دینے کی اپیل کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ صرف مسلم لیگ نے باقاعدہ تنظیم کی حیثیت سے امیدواروں کو اپنے ٹکٹ دیئے ہیں۔ جو سیاسی پارٹیاں مسلم لیگ کو نیم مردہ جماعت بتاتی ہیں۔ اور یہ دعویٰ کرتی ہیں۔ کہ عوام اس سے متنفر ہیں۔ وہ ان دعووں کو سچا ثابت کرنے کے لئے میدان میں نہیں آئیں۔ انہوں نے کہا۔ جو لوگ مسلم لیگ کا ٹکٹ نہ ملنے پر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کرسکتے ہیں۔ وہ کل عوام کے مفاد کو بھی ٹھکرا دیں گے۔ انہوں نے کہا۔ کہ آزاد امیدواروں کا کوئی خاص مسلک اور پروگرام نہیں ہے۔ کراچی کے باشندوں کو اپنے ایسے نمائندے منتخب کرنے چاہئیں۔ جو مسلم لیگ جیسی باقاعدہ تنظیم سے تعلق رکھتے ہیں۔ تاکہ اگر وہ بے قاعدگی سے کام لیں۔ تو کم از کم ان سے احتساب تو کیا جاسکے۔

خواجہ ناظم الدین کا نہرو کے نام مکتوب

کراچی ۱۵ اپریل۔ دہلی ریڈیو نے یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ وزیراعظم پاکستان خواجہ ناظم الدین نے آج پنڈت نہرو کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ جو غالباً وزیراعظم بھارت کے اس خط کا جواب ہے۔ جس میں نہرو نے دونوں ملکوں کے وزراء اعظم کی ملاقات کی تجویز کا خیر مقدم کیا تھا۔

شب برات کے لئے سوجی اور میدا

کراچی ۱۵ اپریل۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ شب برات کے موقع پر گھریلو خرچ کے لئے ۱۹ اپریل سے ۲ مئی ۱۹۵۳ء تک راشن کی دوکانوں سے سوجی یا میدا حاصل کیا جاسکتا ہے۔ سوجی یا میدہ ہر بالغ کے لئے ۱ چھٹانک اور نابالغ کے لئے دو چھٹانک مل سکے گا۔ اور اسی قدر آٹا ان کے کوٹے سے منہا کرلیا جائے گا۔

لارنس روڈ کے علاقہ میں دفعہ ۱۴۴

کراچی ۱۵ اپریل۔ کراچی کے کلکٹر اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے آج دفعہ ۱۴۴ کے تحت لارنس روڈ کوارٹرس کے رہنے والے لوگوں کو یہ حکم دیا ہے۔ کہ وہ سرکاری یا ذاتی زمینات پر ناجائز قبضہ نہ کریں۔ اپنے حکم میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا ہے۔ کہ لارنس روڈ کوارٹرس کے علاقہ میں رہنے والے لوگوں کے بارے میں یہ شکایتیں وصول ہوری ہیں۔ کہ وہ میونسپل کارپوریشن پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ سرکاری یا ذاتی زمینات پر ناجائز قبضہ اور ناجائز تعمیر کرتے ہیں۔ چونکہ ایسی کوششوں سے ہنگامہ اور انسانی جانوں کے ضائع جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس علاقہ میں دفعہ ۱۴۴ لگادی جاتی ہے۔